الحاج اقبال احمد خان

مشرقِ وسطیٰ میں مسلمانوں کو ہندوؤں کی دعوتِ مبارزت

ہندوؤں کی مکارانہ کارروائیوں کی ایک سنسنی خیز رپورٹ

امریکہ اور یورپ کی طرح ہندوؤں نے مشرق وسطیٰ میں بھی کافی عرصے سے اپنی مکارانہ کارروائیوں کا آغاز کیا ہوا ہے۔ انہوں نے ان ممالک میں سب سے پہلے تجارت و کاروبار اور سول سروس پر چھانے کی کوشش کی ہے جس میں انہوں نے کافی حد تک کامیابیاں بھی حاصل کی ہیں۔ پاکستان کا باسمتی چاول جو اپنی انفرادی خوشبو کی وجہ سے پوری دنیا میں مقبول ہے اور اپنی ایک خاص پہچان رکھتا ہے بلکہ فرانس تک یہ چاول بڑے شوق سے استعمال کیا جاتا ہے، سعودیہ کی مارکیٹ سے راتوں رات یہ چاول بڑے پیمانے پر خریدا گیا اور اس میں پتھر اور کنکر ملا کر دوبارہ مارکیٹ میں سپلائی کیا گیا جس سے ہمارا باسمتی چاول اپنی پہچان کھو بیٹھا۔ اب کسی بھی مارکیٹ میں انڈیا کے سفید ذائقہ چاول کے تھیلے ہر دوکان سے ملتے ہیں۔ حیرانی اس بات پر ہوتی ہے کہ اس وقت کی پاکستان ایکسپورٹ کارپوریشن کیا کر رہی تھی۔ پاکستان کے تولیے، جرابیں، بنیانیں جو دنیا بھر میں مشہور ہیں یہاں کی مارکیٹ میں کسی خاص سازش کے تحت ان کو متعارف ہی نہیں کروایا گیا۔ اس کے برعکس یہاں کی دوکانیں اور سٹور ہندوستانی گرم کپڑے، گرم شالوں اور ریڈی میڈ گارمنٹس سے بھری پڑی ہیں۔ یہی صورت حال فروٹ مارکیٹ کی ہے۔ پاکستانی آم کا مقابلہ دنیا بھر میں نہیں۔ لیکن بڑے ہندو تاجروں نے فروٹ مارکیٹوں پر کچھ اس طرح کنٹرول کیا ہے کہ ہمارے سندھڑی اور چونسے کو ہندوستان کے گلے سڑے اور کھٹے آموں نے مارکیٹ سے مار بھگایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوؤں کی کارستانیوں کی وجہ سے گلف ریاستوں کی ہر قسم کی مارکیٹوں میں ہندوستانی ناقص مال بھرا ہوا نظر آتا ہے۔

اس کے علاوہ بڑی بڑی معتبر کمپنیوں میں کلیدی عہدوں پر ہندو قابض ہیں جو کمپنی کے مالک کو اپنے اعتماد میں لیے رکھتے ہیں اس کے لیے انہیں جو کچھ بھی کرنا پڑے کر گزرتے ہیں۔ مسلمان ورکروں کی شکایات بنا بنا کر انہیں نوکری سے نکلوا دیتے ہیں اور ان کی جگہ پر انڈیا سے ہندو بھرتی کر کے لائے جاتے ہیں۔ اگر یہ چال کسی وجہ سے نہ چل سکے تو پھر ہندوؤں کو مسلمان پاسپورٹ پر یہاں بلوایا جاتا ہے۔ ایسے ہزاروں ہندو خلیجی ممالک میں مسلم ناموں سے کام

کر رہے ہیں۔ منطقہ شرقیہ سعودی عرب میں الحسینی گروپ میں کتنے ہی ڈرائیور جعلی مسلمان بن کر نوکریاں کر رہے ہیں۔ اگر کسی ہندو سے مذہب کا سوال کیا جائے تو اپنے آپ کو مسیحی بتاتے ہیں۔ آر۔ ایس۔ ایس، وشوا ہندو پریشد اور شیوسینا اور بجرنگ دل کے ہزاروں تربیت یافتہ ہندو غنڈے ان ممالک کی بڑی بڑی معتبر کمپنیوں میں عام ورکر سے لے کر بڑے عہدوں پر کام کر رہے ہیں جو ہر ماہ لاکھوں ڈالر زرمبادلہ ان نازی جماعتوں کو بھیج رہے ہیں ہندوؤں نے لاکھوں روپے ایودھیا (فیض آباد جہاں بابری مسجد کو شہید کیا گیا) وہاں لاکھشن مندر کے سامنے دفتر میں رام دیال مترن نامی پروہت کو بھجوائے اور پھر اس پیسے کے زور سے ان نازی جماعتوں کے بھگتوں نے مسلمانوں پر ظلم توڑنے کی انتہا کر دی۔

دو ہندو لڑکوں نے اسلام سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ رات کو سب ہندوؤں نے مل کر ان کو خوب مارا۔ یہ بات جب علماء کے علم میں آئی تو فوراً ردعمل ہوا اور اس کمپنی کے سارے ہندوؤں کے نئے اگریمنٹ روک لیے گئے اور خاص کر سعودی رائل نیول فورسز سے تو ہندوؤں کا مکمل صفایا ہو چکا ہے اور اب کسی بھی نئے ہندو کی ڈیفنس میں بھرتی پر مکمل پابندی عاید کر دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ہندوؤں نے ہوٹلوں اور ریسٹورنٹس کی آڑ میں سعودی پاک سرزمین پر مندر تک چالو کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے۔ ان ہوٹلوں اور ریستورانوں کے نام ہندوؤں کے بعض بڑے مندروں کے نام پر رکھے جاتے۔ جن کا سعودی حکام عام آدمی کو بھی پتہ نہیں ہوتا کہ اس ہوٹل کا نام ہندوؤں کے فلاں مندر کے نام پر ہے۔ جب کہ سب ہندوؤں کو معلوم ہوتا ہے اور پھر خفیہ طور پر ان کے ہندوؤں کے خاص تہوار منائے جاتے ہیں۔ اسی قسم کا ایک ہوٹل الجبیل کے قصبہ میں ارادھنا کے نام سے کھولا گیا تھا۔ ارادھنا ہندوؤں کی ایک عبادت کا نام ہے۔ الحمدللہ اس ہوٹل میں مورتیوں کے سامنے خفیہ طور پر اپنا تہوار مناتے ہوئے ہندوؤں کو سعودی خفیہ پولیس کے حوالے کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جا چکا ہے۔ اسی قسم کا ایک تریپتی دمام شہر میں کھولا گیا جو کہ ہمارے نوٹس میں آ چکا ہے انشاء اللہ بہت جلد اس پر بھی ہاتھ ڈالا جائے گا۔ تریپتی ہندوستان میں ایک بہت بڑے مندر کا نام ہے۔ اس قسم کی وارداتوں پر نظر رکھنے کی بہت ضرورت ہے۔ جب بھی کسی کو شک گزرے سعودی علماء کے علم میں فوراً یہ واقعہ لایا جائے۔ سعودی علماء کرام ایسے واقعات کا فوراً نوٹس لیتے ہیں۔ عالم اسلام کو ان واقعات سے یہ اندازہ ہو جانا چاہیئے کہ ہندو سانپ اور ناگ ان ممالک میں کس قسم کی معاندانہ سرگرمیوں میں ملوث ہیں۔

گلف ممالک کے ہندو تاجروں نے نہ صرف بابری مسجد کے انہدام میں بھرپور حصہ لیا بلکہ اس کے تمام اخراجات کے لیے یہاں سے روپیہ فراہم کیا۔ بہت سے ہندو تاجر جو اب بھی ہیں ان گروپوں میں شامل ہیں جنہوں نے انتہائی سرگرم حصہ لیا۔ مثلاً دوبئی کا شلی گروپ و سعودی عرب کا راجہ جیٹ دوائی اور اروڑہ گروپ اس کے علاوہ

© rasailojaraid.com

گروپ آف کمپنیز جس میں پیٹر کیمیا، سرف اور حدید شامل ہیں۔

ہندوستان کی نازی جماعتوں کے لیے انہیں گروپوں نے سونے کی اینٹوں تک یہاں سے روانہ کی ہیں۔ گلف کے علاقہ میں تقریباً ۲ لاکھ ہندو فرقہ پرست اہم پوزیشنوں پر کام کر رہے ہیں۔ ایس۔اے۔کیمل کمپنیز یوسف بن احمد کانو گروپ اور بن زاغر گروپ میں پورے کے پورے ہندو ہیں۔ تقریباً ایک سو کمپنیاں ایک ہی ملک میں ہیں جن میں ۹۰ فیصد ہندو موجود ہیں اور ان پر انہی کا کنٹرول ہے۔

دلت وائس بنگلور نے یکم اکتوبر ۱۹۹۳ء کے شمارے میں ابوظہبی سے انم کمار کا ایک خط شائع کیا ہے جس سے اس امر پر روشنی پڑتی ہے کہ ہندو خلیجی ممالک میں کس قسم کی سرگرمیوں میں ملوث ہیں۔ ان کے دل میں اسلام اور مسلمانوں کے لیے دشمنی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے اور مسلمانوں کے ساتھ وہ کیا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ان کے عزائم کتنے خطرناک ہیں۔ انم کمار نے ایک ہینڈبل روانہ کیا ہے جو ابوظہبی کی ہندآرمی (ہندو نوجوان فوج) کی طرف سے تقسیم کیا گیا ہے۔ اس میں لکھا ہے۔

"اب وقت آگیا ہے کہ ہندو اٹھے اور ہندو مذہب کی خدمت اور دفاع کے لیے کھڑا ہو جائے۔ یہ شیاطین گائے کھانے والے، گوشت کھانے والے مسلم درندے جن کا مذہب انہیں صرف قتل کرنا، معصوم لوگوں کا صفایا کرنا اور ملکوں کو تباہ کرنا سکھاتا ہے، جن کے نزدیک اپنے ہی ماں باپ و بھائی بہن اور اپنے ہی رشتے داروں کو قتل کرنا جائز ہے جو اپنی لڑکیوں کو زندہ دفن کرتے آئے ہیں، اب ایک بار پھر اسلام کے نام پر ہندوستان اور ہندو مذہب کو تباہ کرنے کے لیے تیار ہوئے ہیں۔ ان مسلمانوں کی ہمت بہت بڑھ گئی ہے وہ ہندوستان میں "اللہ اکبر" شیطانی نعرہ (نعوذ باللہ) لگانے لگے ہیں۔ ہم کو ان کا منہ توڑ جواب دینا ہے۔ ان کو کچل کر رکھ دینا ہے۔ ان کے شیطانی عزائم اور شیطانی قوت کو ختم کر کے رکھ دینا ہے۔ ورنہ لاکھوں ہندو سبھائیوں کی روح جو ۴۷ء کی تقسیم کے وقت ہلاک کیے گئے تھے ہمیں معاف نہیں کرے گی۔ ہم ان لاکھوں بہنوں اور بیٹیوں کو کیونکر بھول سکتے ہیں جن کی ان وحشی درندوں نے عصمت دری کی، انہیں ستایا اور ہلاک کیا۔ یہ مسلمان ہمارے مادر وطن ہندوستان کو دوبارہ بری نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔ آخر ہم کب تک چوڑیاں پہنے گھروں میں بیٹھے رہیں گے اور ان سے ڈرتے رہیں گے جو ہمارے مقابلے میں مٹھی بھر سے زیادہ نہیں ہیں۔ ہماری رگوں میں شیواجی، مہارانا پرتاپ اور اشوک کا پاک و صاف اور بہادر خون گردش کر رہا ہے۔ ہم انہی کے بیٹے ہیں۔ پس بیدار ہو جاؤ، آج ہی جو کچھ کرنا ہے کرو۔ ورنہ آنے والا کل ہماری بزدلی پر ہمیں بددعا دے گا۔ اگر تمہارے جسم میں ہندو باپوں کا خون اور ہندو ماؤں کا دودھ ہے تو اٹھو اور بڑی جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ، جو ہندوؤں کی بقا کی جنگ ہے۔ ہمیں نوسٹرڈیم کی ۴۰۰ سالہ پرانی پیشین گوئی کو سچ کر دکھانا ہے۔ اس نے لکھا ہے چودھویں صدی میں اسلام کی موت یقینی ہے۔

(بقیہ صفحہ ۵۹ پر)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مچھروں سے مکمل نجات حاصل کیجئے

ویپ

ماسکیٹومیٹ

ALSO APPROVED IN AMERICA BY U.S. ENVIRONMENTAL PROTECTION AGENCY WASHINGTON D.C.

جاپان کی وزارت صحت سے منظور شدہ

© rasailojaraid.com